تاریخ پاک و ہند

عروج و زوالِ اُمّت
عبرتناک داستان

(حصہ اوّل)

۱۱۱۸ھ تا ۱۲۷۳ھ
۱۷۰۷ء تا ۱۸۵۷ء

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ:
مرحبا اکیڈمی

سلسلہ اشاعت نمبر 75

صلی کلمہ اسلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد — جو چاہا یار

تاریخِ پاک و ہند

عروج و زوالِ اُمّت

عبرتناک داستان

(حصہ اوّل)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

۱۱۱۸ھ تا ۱۲۷۳ھ

۱۷۰۷ء تا ۱۸۵۷ء

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 75

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

☆☆☆☆

نام کتاب: عروج وزوالِ اُمّت / عبرت ناک داستان

سلسلہ اشاعت: 75 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبد الوحید الحنفی آوڈھر وال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 32

قیمت: 50 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: النور مینجمنٹ چکوال

طباعت: 23 رجب المرجب 1441ھ 19 مارچ 2020ء بروز جمعرات

ناشر: مکتبہ حنفیہ اردو بازار لاہور 0343-4955890

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبد الوحید الحنفی

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو	تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148
مکتبہ رشیدیہ	بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200
اعوان بک ڈپو	بھون روڈ چکوال 0543-553546

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

تاریخ پاک وہند 5
تاریخ ارضِ دیوبند 5
قبل مسیح علیہ السلام دیوبند 6
شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی دیوبند آمد 6
شیخ علاؤالدین سہروردی کا مزار دیوبند 7
تاریخ ۱۸۵۷ء جنگ آزادی ہند علمائے دیوبند .. 8
(۴) ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلط 8
بہادر شاہ ظفر کا دور حکومت 10
زوالِ سلطنت 10
معرکہ ۱۸۵۷ء کے تلخ نتائج 12
۱۸۵۷ء کے بعد مذہبی اُکھاڑ بچھاڑ 14
دیوبند میں ۴۴/ اشخاص کو پھانسی 15
جنت المعلیٰ میں مزار 16
دارالعلوم دیوبند کی جدید تعمیر 18
دیوبند قدیمی بستی ہے 19
محلِ وقوع دیوبند 19
مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ 20
حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو 21
قبر کی زیارت 22
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا جہاد ... 22
مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی گرفتاری .. 23
ولادت ووفات 25
قبر پر حاضری 25

☆☆☆☆

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

خدامِ اہلِ سُنّت میدانِ عمل میں

از قلم: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)
(۴ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ.....31 جنوری 1971ء)

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے — ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے
ہم شاہِ رسلؐ کی امت ہیں جن پہ ہے نبوت ختم ہوئی — ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے
وہ ساقی کوثرؐ، شافع محشرؐ، جانِ جہاں، محبوب خدا — ہم ختم نبوت کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے
اصحابؓ نبیؐ، ازواجؓ نبیؐ اور آلِؓ نبیؐ پر ہم قرباں — بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کی شانیں ہم سمجھائیں گے
یہ چاروں خلیفہ برحق ہیں اور حسنؓ حسینؓ بھی ہیں پیارے — جنت کے جوانوں کے سید، ہم ان کی راہ دکھلائیں گے
سب یارِ نبیؐ کے پیارے ہیں اور دین کے روشن تارے ہیں — یہ سب حق کے چمکارے ہیں ہر جا پہ چمک دکھائیں گے
فرمانِ رسولِ اکرمؐ ہے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ — میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو ہی جنت جائیں گے
سرکار مدینہ کی سنت اِک نور بھی ہے اور حجت بھی — سنت کی شمع جلا کر ہم اب ظلمت کفر مٹائیں گے
قرآن کا جلوہ سنت میں اور سنت کا صحابہؓ میں — ہم ان کی تابعداری میں باطل سے خوف نہ کھائیں گے
اے مسلم! تو مایوس نہ ہو، رکھ سچے خدا پر اپنا یقیں — اسلام تو دین فطرت ہے ہم فطرت ہی منوائیں گے
مزدور و کساں حیران ہیں کیوں، اسلام سراسر رحمت ہے — قرآن کے سایہ میں رہ کر ہم آزادی دلوائیں گے
اسلام ہے دیں اس خالق کا، انساں کو جس نے پیدا کیا — ہر ذرہ ذرہ پیدا کیا، ہم اس کی حمد سنائیں گے
یہ دنیا عالم فانی ہے، سب خلقت آنی جانی ہے — ازلی ابدی ہے ہمارا خدا ہم اس کا حکم چلائیں گے
تھا پاکستان کا مطلب کیا، بس لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ — میدانِ عمل میں آ کر ہم یہ مطلب حل کرائیں گے
اے پاکستان کے باشندو! آئین شریعت لازم ہے — ہم مسلم ہیں اللہ کے لئے، اسلام کا ڈنکا بجائیں گے

خدام اہل سنت کا ہے مظہرؔ بھی ادنیٰ خادم
ہم دین کی خاطر اِنْ شَآءَ اللّٰہ پرچم حق لہرائیں گے

عبدالوحید الحنفی

تاریخ پاک وہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِی کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

تاریخ ارضِ دیوبند

ہندوستان کے ضلع سہارنپور میں قصبہ دیوبند ہے۔

طوفانِ نوح علیہ السلام کے بعد قصبہ دیوبند کا قیام ہوا۔

محل وقوع کوہ ہمالیہ کے قریب سہارنپور واقع ہے۔ اس کے مشرق میں بجنور، مغرب میں کرنال، جنوب میں مظفر نگر ہے۔ اس کے مشرق میں دریائے گنگا، مغرب میں دریائے جمنا ہے۔ ان دونوں دریاؤں کے درمیان میں جو شہر ہیں وہ علاقہ دوآبہ میں واقع کہلاتے ہیں۔ دیوبند، سہارنپور اور دہلی کے درمیان ہے۔ دہلی سے جانب شمال نوے میل (۱۴۴ کلومیٹر) دور ہے۔ اور سہارنپور سے بیس (۲۰) میل جانب جنوب واقع ہے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۸۰ء میں راقم الحروف (عبدالوحید الحنفی) نے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں دیوبند کی

زیارت کی۔

قبل مسیح علیہ السلام دیوبند

تاریخ دیوبند میں لکھا ہے کہ:

زمانہ قدیم میں "کرو اور پانڈوہ" کی وہ عظیم جنگ جو مہابھارت کے نام سے موسوم ہے، جس میدان میں لڑی گئی، اس کی طویل و عریض حدود میں دیوبند کی سرزمین بھی شامل ہے۔ اس جنگ کا زمانہ ایک ہزار سال قبل مسیح کا بنتا ہے۔[1]

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی دیوبند آمد

ایک روایت میں مشہور ہے کہ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ جن کا اسم گرامی شرف الدین ہے، سیاحت کے لیے جب ہند آئے تو دوران سیاحت دیوبند میں شیخ علاؤالدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے۔ چناں چہ فرماتے ہیں: ؎

بِھِنْد آمَد آمَدَمْ بَعْد اَزَاں رُست وَ خِیْز وَ زَا فَجا بَرا٘ہ
یَمَنْ تَا جِیْز

اس زمانہ میں ہندوستان کا اطلاق زیادہ تر نواح دہلی پر ہوتا تھا۔ دیوبند میں قدیم مزار شیخ علاؤالدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہی کا ہے۔

---

[1] تاریخ دیوبند ص ۴۸۔

شیخ علاؤالدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار دیوبند

حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۶۳۰ھ مطابق ۱۲۳۲ء) کے خلیفہ شیخ علاؤالدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، جو کہ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۶۱ھ مطابق ۱۲۶۲ء) اور شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم درس اور پیر بھائی تھے۔ اور دیوبند کے مقامی احباب کی روایت یہ بھی چلی آرہی ہے کہ یہ علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ شیخ علاؤالدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۰ شعبان ۷۲۳ھ مطابق ۱۳۴۱ء میں ہوئی اور دیوبند میں آپ کا مزار ہے۔

تاریخ میں دیوبند کا ذکر "مارکنڈے پران" میں ملتا ہے۔ جس سے دیوبند کی قدامت ثابت ہے۔ نیز یہ بھی مشہور ہے کہ کوروپانڈو کے عہد حکومت میں دیوبند آباد تھا۔[1]

اس کی قدامت کے بارے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اَلْهَدِیَّةُ السَّنیة میں حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سے اس بستی دیوبند کے قیام کا تذکرہ کیا ہے۔ قصبہ کے حالات پر ایک قصیدہ مدحیہ پر رسالہ کو مکمل کیا ہے۔[2]

---

[1] تاریخ دیوبند ص ۳۳۔

[2] ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ص ۷۳۱۔

اس قصیدہ میں لکھا ہے:

دَیَوبَنْد کورَة قَدِیْمَه

وَ قَصْبَه عَظِیْمَه وَ مَدِیْنَه

ترجمہ: دیوبند ایک قدیم اور بڑا قصبہ ہے۔ شرفا کی بستی اور عظیم الشان شہر ہے۔

کِرَیْمَة وَ بَلدَة فَنَحِیْمَة

کَاَنّهَا اَوّل عِمْرانَ عَمِیّةَ

بَعدَ الطُوفَان ذَاتَ الْمَعَاهِدُ اَلْوَسِعیه

ترجمہ: معلوم ہوتا ہے کہ طوفان نوح کی ابتدائی بستیوں میں سے ہے۔[1]

تاریخ ۱۸۵۷ء جنگ آزادی ہند علمائے دیوبند

(۴) ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلط

ہندوستان کے سیاسی حالات، سلطنت مغلیہ کے آخری دور میں یہاں تک بگڑ چکے تھے کہ سارے ہندوستان پر یا تو ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلط تھا یا اس کے معتمدین اور حلیفوں کا، بچا کھچا ملک ان قسمت آزما رئیسوں اور سرداروں کے قبضے میں تھا جو کہ یکے بعد دیگرے شکست کھاتے اور اپنے

[1] الهداية السنية مطبوعہ مجتبائی ص ۱۰۔ مطبوعہ ۱۳۰۷ھ۔ ماہنامہ الرشید دیوبند نمبر ۳۳۷۔

علاقے انگریزوں کے حوالے کرتے جاتے۔

سلطنت دہلی کے بادشاہ شاہ عالم جن کے عہد میں سید شاہ ولی اللہ (المولود ۱۱۷۹ء مطابق ۱۷۶۵ھ) ولادت سے ۲۲ سال پہلے ۱۱۷۹ھ مطابق ۱۷۶۵ء میں بنگال، بہار، اڑیسہ، تینوں صوبوں کی مالیہ کی بلاشرکت غیرے بطور التمقا (یعنی انعامی یا عطاشدہ جاگیر کی سند، اصل معنٰی ہے سرخ مہر جو اکثر شاہی فرمانوں پر پڑتی تھی) سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو دی جاچکی تھی۔ اسی طرح سرکار بنارس اور غازی پور بطور جاگیر ایسٹ انڈیا کمپنی کو مل چکے تھے۔ اب سلطنت دہلی کے بادشاہ شاہ عالم کے پاس ملک میں سے صرف صوبہ الٰہ آباد تھا اور آمدنی میں صرف وہ روپیہ تھا جو انگریز اس کو وظیفہ پنشن دیتے تھے۔

۸ مارچ ۱۷۸۷ء میں یعنی ۱۲۰۲ھ کے کلکتہ گزٹ میں مشتہر کیا گیا کہ مسلمانوں کی سلطنت تو نہایت حقیر اور ذلیل ہو گئی ہے۔ ہندوؤں سے ہم انگریزوں کو کچھ خوف نہیں ہے۔

اس کے اگلے سال ۱۷۸۸ء مطابق ۱۲۰۳ھ میں غلام قادر روہیلے نے بغاوت کر کے شاہ عالم کی آنکھیں نکال لیں۔

اور شاہ عالم کو جو تیموری سلطنت کی عظمت و شان کا نشان اور شاہجہان اور اورنگزیب عالمگیر کا جانشین تھا، سخت ذلیل کیا۔

- ۱۸۰۳ء مطابق ۱۲۱۸ھ میں لارڈ لیک اپنی انگریز فوج لے کر دلی

میں داخل ہوا، مرہٹوں کو باہر نکالا، اور بادشاہ کی پنشن ایک لاکھ روپے سال مقرر کر دی۔

- شاہ عالم اور اُن کے جانشین معین الدین اکبر شاہ دوم سن جلوس رمضان ۱۲۲۱ھ مطابق نومبر ۱۸۰۷ء سے تا وفات ۱۲۵۳ھ مطابق ستمبر ۱۸۳۷ء نے اپنی بقایا زندگی ایک وظیفہ خور پنشن یافتہ رئیس کی حیثیت سے گزاری جس کا ملک کے نظم و نسق میں کوئی دخل نہیں تھا۔ جس کے اختیار قلعہ معلّٰی دہلی کے حدود تک محدود تھے۔

بہادر شاہ ظفر کا دور حکومت

جمادی الثانیہ ۱۲۵۳ھ مطابق ۱۸۳۷ء اکبر شاہ دوم کے انتقال کے بعد، مغلیہ سلطنت کے آخری تاج دار بہادر شاہ ظفر کو تخت پر بٹھایا گیا۔

زوالِ سلطنت

بہادر شاہ ظفر نے ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک ۲۰ سال قلعہ کی حدود تک ہی بادشاہی رسمی طور پر کی۔ عملاً وہ صورت رہی جو عالم شاہ اور معین الدین اکبر شاہ دوم کے دور میں رہی۔ سلطنت کو کمزور پا کر بیسیوں فتنوں نے سر اٹھایا۔

- دکن سے لے کر دہلی تک کا ملک اور جو کچھ ملک میں ہوتا ہے،

مرہٹوں کے رحم و کرم تھا۔

- پنجاب سے لے کر افغانستان تک سکھوں کا راج تھا۔ جن کے تاخت دستبرد سے ہندوستان کا شمالی اور وسطی حصہ بھی محفوظ نہیں تھا۔
- دہلی اور اطراف دہلی، دیوبند وغیرہ مرہٹوں اور سکھوں کی غارت گری کا نشانہ رہتے تھے۔
- اور یہ جب چاہتے تھے اور جب موقع ملتا تھا اس آباد اور مرکزی علاقے کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندتے، مال و املاک کو لوٹتے اور شہری شرفاء و معززین کو بے عزت کرتے چلے جاتے تھے۔
- اس قسم کا جو سیلاب بھی آتا، دہلی کے سر پر سے ضرور گزرتا۔
- حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یہ حالت بھی عجیب حالت ہے، کافر سکھوں مرہٹوں اور جاٹوں کے مسلمان شہروں پر غلبہ پا جانے، اُن کے مالوں کو لوٹنے اور ان کو بے عزت و بے آبرو کرتے رہنے کی وجہ سے آرام و آسائش خواب و خیال ہو گئی ہے۔ چناں چہ فقیر اپنے متعلقین کے ساتھ مراد آباد منتقل ہو گیا ہے۔[1]

---

[1] تاریخ دعوت و عزیمت ج ۶، ص ۷۳۔ ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔

اصل شاطر انگریز تھے جو اس ایسٹ انڈیا کمپنی کے تحت بساط شطرنج پر اپنے مہروں کو لڑاتے اور آگے بڑھاتے اور پیچھے ہٹاتے رہتے تھے۔ آخری منظم کوشش سلطان ٹیپو شہید نے ۱۷۹۹ء میں کی تھی لیکن یہ کوشش بھی ناکام رہی۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں کوشش بھی ناکام ہونے پر اور پورے ہندوستان میں انگریز کو غلبہ حاصل ہونے پر اور دہلی کے قلعہ پر انگریز کا قبضہ ہونے سے مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کو ۱۲مارچ ۱۸۵۸ء میں گرفتار کر کے رنگون میں نظر بند کر دیا گیا۔

معرکہ ۱۸۵۷ء کے تلخ نتائج

برصغیر پاک و ہند میں اسلام دو طرف سے آیا۔ مغرب سے مسلمان جرنیل محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اور مشرق سے مسلمان تاجروں کے ذریعے۔ ۱۰۰۱ء مطابق ۳۹۲ھ میں سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ لاہور پر حملہ کیا۔ اس کے بعد سلطان محمد غوری رحمۃ اللہ علیہ نے فوج کشی کی اور یہ سلسلہ جنگی شروع ہوا۔ حتّٰی کہ وہ وقت آیا کہ کابل سے لے کر آسام کی پہاڑیوں تک اور کراچی سے لے کر مدراس تک دہلی کے مسلمان بادشاہوں کا حکم چل رہا تھا۔ ان فرماں رواؤں میں جہانگیر ایک مدبّر، دلیر اور نہایت باانصاف بادشاہ تھا۔ شاہجہان ایک تنظیم اور تعمیری

ذہن رکھنے والا فرمانروا تھا۔ اور نگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ ہوشیار اور بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ دین دار اور صاحب علم تھا۔ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے جہاندار بادشاہ نے تخت سنبھالتے ہی ایک منظورِ نظر طوائف کے بھائی کو دہلی کا افسر مقرر کر دیا۔ پھر جہاندار کے پڑپوتے محمد شاہ رگیلا نے تو کمال ہی کر دیا۔ اس نے لال قلعہ کے حوضوں میں شراب بھروائی۔

۱۷۵۷ء میں بنگال کے نواب سراج الدولہ رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزوں کا قلع قمع کرنا چاہا تو میر جعفر نے غداری کر کے اُسے شہید کرادیا۔ اس طرح عملاً بنگال پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ پھر رفتہ رفتہ وہ پورے برّ صغیر پر چھا گئے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

۱۸۵۷ء کا معرکہ اور جہاد حریت اپنوں کی بے وفائیوں اور غداریوں اور دشمن کی فریب کاریوں اور چالاکیوں سے مسلمانوں کو ناکامی ہوئی۔ اور فروری ۱۸۵۸ء میں دہلی پر انگریزوں کا پورا قبضہ ہو گیا۔

۵ لاکھ ہندوستانی موت کے گھاٹ اُتارے گئے۔ دہلی میں جہاں کوئی مقامی باشندہ نظر آتا، اُسے گولی کا نشانہ بنایا جاتا۔ ۱۳،۰۰۰ ہزار علماء کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ صرف ایک دن میں ۲۴ مغل شہزادوں کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ ۵۰۰ بلند پایہ علماء سولیوں پر لٹکائے گئے۔ پاک باز خواتین کے ساتھ کیا کیا ہوا، ناقابلِ بیان ہے۔ علمی خزانے آگ کی نظر کر دیے۔

۱۸۵۷ء کے بعد مذہبی اُکھاڑ بچھاڑ

جب ۱۸۵۷ء میں مسلمانوں کی ۸۵۶ سال سے قائم برصغیر کی حکومت کا کُلّی خاتمہ ہو گیا۔ اسلامی سطوت خاک میں مل گئی۔ ہندوستان کے لیے اور ضعیف الایمان باشندوں کے بارے میں کیا سوجا سکتا ہے۔ بیچاروں سے حکومت تو گئی ہی تھی، اب ان کے دین و ایمان پر ڈاکے پڑنے لگے۔

دو طرف سے اُن پر کفر کی یلغار شروع ہوئی۔ ایک طرف انگریز کی حکومتِ قاہرہ کی سرپرستی عیسائیت کو پھیلانے کا فتنہ اٹھا۔

وہ ڈنڈے کے زور سے عیسائیت پھیلا رہے تھے۔ انگلینڈ سے بڑے بڑے پادری آ گئے، انہوں نے ضعیف الایمان مسلمانوں کے ایمان کو برباد کیا۔ انہوں نے ہندوستان کی سرکار زبان فارسی تھی، اِس کو یک قلم ختم کر کے انگریزی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا۔ نئے نصاب تعلیم اور نظام تعلیم میں انگریزی ماہر تعلیم میکالے نے اپنی رپورٹ میں لکھا:

ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے اور الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔ اس طرح انگریز فرنگی نظام مسلط کر دیا۔

جہاد شاملی اہلِ ہند انگریز کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انگریز کے خلاف لڑتے ہوئے لاکھوں جانیں جاتی رہیں۔ ان سنگین حالات میں

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

حاجی امداد اللہ مکی ﷫ کی قیادت میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ﷫، مولانا قاسم نانوتوی ﷫، حافظ ضامن شہید ﷫ نے شاملی کے مقام پر انگریز کا مقابلہ کیا اور جہاد جاری رکھا۔ لیکن اپنوں کی غداری نے کامیاب نہ ہونے دیا، جس سے انگریز غالب ہو گیا اور یہ پسپا ہو گئے۔ اس طرح انگریز کو ہندوستان پر اقتدار حاصل ہو گیا۔ اور مجاہدین بچے کھچے ہجرت کر کے روپوش ہو گئے۔

دیوبند میں ۴۴/ اشخاص کو پھانسی

اہلِ دیوبند نے اپنی بساط کے مطابق ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا۔ اور جب اس مسلح جنگِ آزادی میں ناکامی ہوئی تو ہر وہ شخص جس نے آزادی وطن میں کوئی حصہ لیا تھا، برطانوی حکومت کا باغی اور مجرم قرار پایا۔ انگریزوں نے دوبارہ تسلط حاصل کر کے جس غیض و غضب کے ساتھ اس کا انتقام لیا وہ کیفیت شاندار ماضی میں مطالعہ کی جا سکتی ہے۔ صاحبِ تاریخ دیوبند لکھتے ہیں کہ صرف دیوبند میں ۴۴/ اشخاص کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ آم کے درخت پر لوگوں کو پھانسی دی گئی، اس کے علاوہ ۱۹ آدمیوں کو دس دس سال قید کی سزا دی گئی۔ ۲۰ آدمیوں کو تین تین سال کی سزا دی گئی اور ۳۴/ اشخاص کو جرمانہ عائد کیا گیا۔

۳۴/ آدمیوں سے آئندہ پُرامن رہنے کی ضمانت لی گئی۔ ۷ آدمیوں کو کوڑے مار کر چھوڑ دیا گیا۔ دیوبند کے مضافات کے تین گاؤں نذر آتش کر دیے گئے۔

دیوبند، تھانہ بھون، کیرانہ، کاندھلہ، شاملی، پھلت، کھتولی، جالنٹھ، نانوتہ، گنگوہ، منگور، ازکی، انبٹھ رائے پور، رام پور نے انگریز کا مقابلہ کیا تھا۔ انگریز مخبری کا جال اس علاقہ میں کامیاب نہیں رہا۔ بڑے بڑے حضرات باوجود مسلح مقابلوں کے، بچ گئے۔ امیر المؤمنین جہاد حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا رحمت اللہ کیرانوالوی رحمۃ اللہ علیہ انگریز پنجہ استبدوار سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ دونوں مکہ معظّمہ ہجرت کر گئے ۔اور مکہ مکرمہ سے ہندوستان میں امور سیاسیہ کی قیادت فرماتے رہے۔ ان حضرات نے اگرچہ انگریز سے جہاد بالسیف کیا، لیکن بحمداللہ یہ محفوظ رہے۔

جنت المعلیٰ میں مزار

امیر المؤمنین حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد کبیر مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار جنت المعلیٰ میں، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار کے احاطہ کی طرف جوں ہی چاردیواری کی طرف پھرتے ہیں، دائیں ہاتھ دو قبریں ہیں۔ یہ ان دونوں بزرگوں کی قبریں ہیں۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولانا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کا مزار بھی اسی احاطہ میں ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی ؒ بھی الحمد للہ بچ کر نکل گئے اور ہندوستان سے ہجرت کر گئے۔ پھر جب انگریز نے اعلان کر دیا کہ اب کسی کو گرفتار نہیں کیا جائے گا، مکہ معظّمہ سے واپس آئے۔ اور دارالعلوم دیوبند کی ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۶ء کی بنیاد رکھی۔

تحریک دیوبند کے قائدین حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مکی صاحب ؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد مکہ معظّمہ چلے گئے تھے۔

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد دہلی کی تباہی و بربادی کے بعد برّصغیر پاک و ہند میں تعلیمی و علمی ادارے بھی تباہ و برباد ہو گئے۔

شاہ محمد اسحٰق دہلوی ؒ کے جانشین شاہ عبدالغنی دہلوی ؒ بھی ہجرت کر کے مکہ معظّمہ چلے گئے، کیوں کہ دہلی پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ اس طرح وہاں کی درس گاہیں بند ہو گئیں۔

انگریز کی جانب سے جب عام معافی کا اعلان ہوا روپوش علماء کے سامنے آنے پر جب دہلی کے تدریسی مرکز کو دوبارہ بحال ہوتے نہ دیکھا تو انہوں نے اس مقصد کے لیے ضلع سہارنپور کے قصبہ دیوبند کا انتخاب کیا۔ تا کہ وہاں ایک درس گاہ قائم کر کے اپنے عقائد و افکار و نظریات کا تحفظ کر سکیں، اُن کی اشاعت کر سکیں۔ اور پھر ملک گیر پیمانے پر اسلام

کی تبلیغ و تعلیم کو پھیلا سکیں۔

دیوبند قصبہ کے ایک صوفی بزرگ حاجی عابد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تجویز پیش کی۔ اور ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۷ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ قیام مدرسہ کا اعلان کیا گیا۔ چناں چہ پہلے دن ایک استاذ ملا محمود اور ایک شاگرد محمود حسن سے چھتّہ والی مسجد میں ایک انار کے درخت کے نیچے سبق کا افتتاح ہوا۔ جس کی سرپرستی اور رہنمائی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے کی اور دراصل وہی اس کے بانی تھے۔ پہلے سال کے اختتام تک کل طلبہ کی تعداد ۷۸ ہوگئی۔

دارالعلوم دیوبند کی جدید تعمیر

۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۸۶۶ء کو چھتّہ والی مسجد میں مدرسہ کا قیام ہوا تھا۔

تعمیر جدید دارالعلوم دیوبند کے لیے ایک وسیع رقبہ حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ عمارت کا آغاز اس کے ۸ سال بعد ۱۲۹۲ھ مطابق ۱۸۷۵ء میں ہوا۔

خشتِ اوّل نامور محدث مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۲۹۷ھ) نے رکھی۔

خشتِ دوم حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۲۹۷ھ مطابق

۱۸۸۰ء) نے رکھی۔

خشتِ سوم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء) نے رکھی۔

اِس وقت یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء میں جب راقم الحروف (عبدالوحید الحنفی) نے دارالعلوم دیوبند کو دیکھا، دارالعلوم میں ۲۳۰ کمرے، ۸ ہاسٹل، ۴۰۰ رہائشی کمرے اور ایک شاندار کتب خانہ ہے۔ اور تعمیرات جاری ہیں۔

دیوبند قدیمی بستی ہے

آئین اکبری ج ۲ میں اسے ایک قلعہ لکھا گیا ہے۔ اس قلعہ کے ایک کنویں کے متعلق یہ روایت ہے کہ اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں دیوؤں کو قید کیا گیا تھا۔

شاید اس وجہ سے یہ بستی دیوبند کے نام سے مشہور ہو گئی۔ واللہ اعلم۔

اصل نام دیبن تھا۔

محلِ وقوع دیوبند

کوہ ہمالیہ کے قریب سہارنپور ہے، اس کے مشرق میں بجنور، مغرب میں ضلع کرنال، جنوب میں مظفر نگر ہے، مشرق میں دریائے گنگا اور مغرب میں دریائے جمنا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ الصدیقی بن شیخ غلام شاہ صاحب، آپ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل اور اولاد میں تھے۔

۱۲۴۸ھ مطابق ۱۸۳۲ء کو قصبہ نانوتہ میں پیدا ہوئے۔ نانوتہ قصبہ، دیوبند سے ۱۲ کوس مغرب میں، سہارنپور سے پندرہ کوس جنوب میں، گنگوہ سے ۹ کوس مشرق میں اور دہلی سے ۶۰ کوس شمال میں واقع ہے۔

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۳۲۳ھ) کے ساتھ مل کر شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۱۲۹۵ھ) سے دورہ حدیث شریف پڑھا۔ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مکی (المتوفیٰ ۱۳۱۷ھ) سے بیعت کرکے سلوک کی تعلیم مکمل کی۔

۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء بروز جمعرات دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی۔ ایک استاذ ملا محمود اور ایک شاگرد محمود حسن نے پہلا سبق پڑھا پڑھایا۔

وفات ۴ جمادی الاوّل ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۵/ اپریل ۱۸۸۰ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر انتقال فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

عمر مبارک ۴۹ سال بمطابق ہجری اور مطابق عیسوی ۴۸ سال تھی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

مزار دیوبند ہی میں حکیم مشتاق احمد صاحب کے خطہ اراضی میں سب سے پہلی قبر حضرت مولانا قاسم نانوتوی ؒ کی بنی۔ اللہ تعالیٰ کی کروڑوں، اربوں، کھربوں، ان گنت رحمتیں نازل ہوں اس بزرگ پر جس کے لگائے ہوئے مبارک پودے کی وجہ سے ہم روحِ اسلام سے سرفراز ہوئے ہیں۔

۲۵ برس کی عمر میں انگریزی حکومت کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے۔ قبرستان قاسمی دیوبند میں جہاں آپ کی قبر ہے، آپ کے پہلو میں آپ کے بعد آپ کے دو مجاہد حضرت مولانا محمود حسن صاحب (المتوفیٰ ۲۰ نومبر ۱۹۲۰ء) اور مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ (المتوفیٰ دسمبر ۱۹۵۷ء) آرام کررہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۹ مارچ ۱۹۸۰ء میں راقم الحروف (عبدالوحید حنفی) نے دیوبند مدرسہ کی زیارت کی اور قبرستان قاسمی میں آپ کے مزار پر حاضری دی۔

حضرت نانوتوی ؒ کی قبر سے خوشبو

حامد حسن صاحب عثمانی دیوبندی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا قاسم نانوتوی قدس سرہ کی جب قبر کھودی گئی تو میں وہاں تھا۔ قبر کے اندر کی مٹی سے خوشبو آرہی تھی۔ جہاں آپ کا جسم رکھا جانا تھا۔[1]

---

[1] ماہنامہ الرشید لاہور۔ دارالعلوم دیوبند نمبر ص ۷۴۲۔ مضمون مولانا حامد میاں صاحب ارض دیوبند

حافظ عبدالوحید حنفی

قبر کی زیارت

۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء مطابق ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ بروز جمعہ کو دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ سہ (۳) روزہ اجلاس میں راقم الحروف (عبدالوحید الحنفی) کو بھی شرکت کی سعادت ملی۔ اس موقع پر آپ کے مزار پر حاضری دینے اور قبر پر سلام عرض کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق نصیب کی۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا جہاد

(۱) جنگ آزادی میں جہاد کے لیے حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو امیر المؤمنین بنا کر اُن کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی۔ اور

(۲) امیر جہاد حافظ ضامن رحمۃ اللہ علیہ مقرر ہوئے۔

(۳) امیر الافواج یعنی کمانڈر انچیف مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بنائے گئے۔

(۴) مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وزیر لام بندی مقرر کیے گئے۔

چناں چہ مجاہدین نے پہلا حملہ باغ شیر علی کی سڑک پر انگریز فوج پر کیا۔

دوسرا حملہ ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کو شاملی پر کیا۔ جس میں مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حاضر دماغی سے کام لیا اور فتح حاصل کی۔

عبدالوحید

انگریز کی ایک پلٹن پر رات کو حملہ کیا، وہ توپ خانہ چھوڑ کر بھاگ گئی۔ لیکن اس حملہ میں مجاہدین کا بہت جانی نقصان ہوا۔ حافظ ضامن امیر جہاد بھی شہید ہو گئے۔

سامانِ جہاد ناکافی ہونے کی وجہ سے آئندہ جہاد جاری رکھنا ناممکن ہو گیا۔

جہاد شاملی کے بعد انگریزوں نے تھانہ بھون پر حملہ کر کے تباہ برباد کر دیا۔ گھروں کو آگ لگا کر خاک کر دیا۔

آزمائش جہاد آزادی میں حصہ لینے والوں کو سخت سے سخت سزائیں دی جارہی تھیں۔ اور گرفتار کرانے والوں کو انعام کا لالچ دیا جارہا تھا۔

وارنٹ گرفتاری جہادِ آزادی کے امیر المؤمنین حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، کمانڈر انچیف مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، وزیر لام بندی مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی گرفتاری کے لیے وارنٹ جاری ہو چکے تھے۔ گرفتار کرانے والوں کو انعام کا لالچ دیا جارہا تھا۔

حضرت حاجی امداد اللہ مکی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ روپوش ہو گئے اور پھر حرمین شریفین میں ہجرت کر کے ہندوستان سے نکل گئے۔

مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی گرفتاری

ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ کی آخری تاریخوں میں یا محرم ۱۲۷۶ھ کی ابتدائی

یعنی جولائی ۱۸۵۹ء کو کپتان کرنل فرانس نے گنگوہ میں غلط فہمی کی وجہ سے آپ کے ماموں زاد بھائی مولانا ابوالنصر کو گرفتار کرلیا۔

مولانارشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مسلمان حکیم امیر بخش کی مخبری پر رام پور سے حکیم ضیاء الدین کے مکان سے گرفتار کرکے سہارنپور جیل میں اور پھر مظفر نگر جیل میں منتقل کر دیا گیا، جہاں آپ تقریباً ۹ ماہ قید رہے۔ پھر تین آدمیوں نے ۳ ہزار کی ضمانت دینی چاہی لیکن ضمانت نامنظور ہو گئی کہ یہ تینوں گنگوہ کے نہیں ہیں۔

آپ پر مقدمہ چلتا رہا۔ یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کو پھانسی کا حکم نہ ہو جائے۔ آپ کے خلاف تحقیقات ہوتی رہیں۔ عدالت میں پیشی کے موقع پر سوالات کے جوابات بلاتکلف دیتے تھے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ تم نے سرکار کے مقابلے ہتھیار اٹھائے۔ آپ نے تسبیح کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ہمارا ہتھیار تو یہ ہے۔

ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ رشید احمد تم نے مفسدوں کا ساتھ دیا اور فساد کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا کام فساد کا نہیں اور نہ ہم مفسدوں کے ساتھی ہیں۔

جب آپ کے خلاف کوئی ثبوت نہ مل سکا تو جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ یعنی جنوری ۱۸۶۰ء میں رہا کر دیا۔ غرض کہ آپ صبر و استقلال سے اُن آزمائشوں سے گزرے، اس دور میں اس کی مثال مشکل ہے۔ زمانہ

حراست میں بھی نماز باجماعت ادا فرمائی۔

ولادت ووفات

مولانا رشید احمد گنگوہی ٦ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۸۲۹ء میں بروز پیر بوقت چاشت گنگوہ میں پیدا ہوئے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں آپ کی عمر ۲۸ سال تھی۔ ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء سفر حجاز کر کے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ واپس ۱۲۹۵ھ میں تشریف لائے۔ ۱۲۹۹ھ میں پھر حرمین شریفین تشریف لے گئے اور مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی ؒ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں انتقال فرما گئے۔ اور گنگوہ شریف میں تدفین ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

قبر پر حاضری

دارالعلوم دیوبند کا صد سالہ اجلاس مؤرخہ ۲۱و۲۲و۲۳مارچ ۱۹۸۰ء مطابق ۳و۴و۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوا۔ اس تاریخی اجلاس میں راقم الحروف (عبدالوحید الحنفی) اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کے ہمراہ گنگوہ بھی جانے کی سعادت ملی۔

۲۴مارچ ۱۹۸۰ء مطابق ٦ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ بروز پیر دیوبند سے

سفر کر کے گنگوہ حاضر ہونا نصیب ہوا۔ وہاں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔

اور شاہ عبد القدوس گنگوہی (متوفیٰ ۹۴۴ھ مطابق نومبر ۱۵۳۷ء) اور حضرت مولانا ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر بھی حاضر ہو کر ایصالِ ثواب کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ان سب اکابرین کے بتلائے ہوئے عقیدہ اور نظریہ پر چلنے کی توفیق نصیب کریں اور اپنی رضا عطا فرمائیں۔

آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادمِ اہل سنت

عبد الوحید الحنفی چکوال

۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ ۱۹ مارچ ۲۰۲۰ء بروز جمعرات

النور مینجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں

رسائل الحنفی

الحنفی لائبریری کے زیرِ اہتمام درج ذیل تمام مطبوعہ کتب حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں (کال یا واٹس ایپ):

Call/WhatsApp: +92-336-0551357

تمام کتب پی ڈی ایف فارمیٹ میں آن لائن پڑھنے یا ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے وزٹ کریں:

www.alhanfi.com

دینِ اسلام اور تاریخِ اسلام کے موضوعات پر مبنی یہ کتابیں خود پڑھیں اور اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کے ساتھ شیئر بھی کریں۔ شکریہ

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
1	دینِ اسلام کا لغوی معنی اور اہل سنت والجماعت کی وجہ تسمیہ (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
2	تعلیماتِ اسلام، انسان کی تخلیق	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
3	تعلیمات اسلام (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
4	تعلیمات اسلام (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
5	تعلیمات اسلام (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
6	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
7	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
8	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
9	سیرت رحمت للعلمین حضور ﷺ (حصہ چہارم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
10	فضائل درود و سلام	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
11	مناقب اہل بیت رسول ﷺ (حصہ اول)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
12	مناقب امام حسن رضی اللہ عنہ و امام حسین رضی اللہ عنہ، آل رضی اللہ عنہم و اصحاب رضی اللہ عنہم نبی ﷺ (حصہ سوم)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
13	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
14	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ دوم)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
15	مناقب خلفائے راشدین (حصہ اول)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
16	مناقب خلفائے راشدین (حصہ دوم)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
1-16	دینِ اِسلام کیا ہے؟ مع سیرت رحمت للعٰلمین ﷺ (کامل حصے)	640	طبع شدہ / پی ڈی ایف
17	اَہلِ سُنّت کون؟ اور اہل بدعت کون ہیں؟	16	طبع شدہ / پی ڈی ایف
18	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ اول)	16	طبع شدہ / پی ڈی ایف
19	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
20	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
18-20	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ اول تا سوم)	80	طبع شدہ / پی ڈی ایف
21	سلاسل طیبہ (حصہ اول)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
22	اربعین نبوی ﷺ چہل حدیث	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
21-22	تعلیمُ السّالک	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
23	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ اول)	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
24	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ دوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
25	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ سوم)	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
23-25	عالم برزخ، موت اور قبر کی حیات (حصہ اول تا سوم)	128	طبع شدہ / پی ڈی ایف
26	کتب تاریخ کی حقیقت	64	طبع شدہ / پی ڈی ایف
27	دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
28	مہاجرین وانصار صحابہ رضی اللہ عنہم	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
29	غزوۂ بدر تک کی مہمات اور جنگ بدر	112	طبع شدہ / پی ڈی ایف

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
30	غزوۂ اُحد تک کی مہمات اور جنگ اُحد	80	طبع شدہ / پی ڈی ایف
31	فتوحاتِ نبوی ﷺ	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
32	فتح مکہ دلکش منظر	80	طبع شدہ / پی ڈی ایف
33	فتوحات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	272	طبع شدہ / پی ڈی ایف
34	سیرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	152	طبع شدہ / پی ڈی ایف
35	سیرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	320	طبع شدہ / پی ڈی ایف
36	حدیثِ قرطاس	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
37	حقیقتِ باغِ فدک	48	طبع شدہ / پی ڈی ایف
38	سیرت حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	224	طبع شدہ / پی ڈی ایف
39	فتنہ سبائیت کی حقیقت	112	طبع شدہ / پی ڈی ایف
40	سیرت حضرت علی المرتضیٰ	176	طبع شدہ / پی ڈی ایف
41	حدیث غدیرِ خم کی حقیقت	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
40-41	سیرت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مع سیرت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حدیث غدیرِ خم کی حقیقت	272	طبع شدہ / پی ڈی ایف
42	خلافتِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	288	طبع شدہ / پی ڈی ایف
43	حضرت حسین رضی اللہ عنہ (سیرت و شہادت)	390	طبع شدہ / پی ڈی ایف
44	حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (خلافت و شہادت)	176	طبع شدہ / پی ڈی ایف
45	تاریخ مذاہب	32	طبع شدہ / پی ڈی ایف
46	مسلمانوں کے عقائد و افکار	40	طبع شدہ / پی ڈی ایف
43-46	سیرت وشہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ مع خلافت وشہادت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، تاریخ مذاہب اور مسلمانوں کے عقائد وافکار	638	طبع شدہ / پی ڈی ایف

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
47	سیرتِ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مع وصیت نامہ	208	طبع شدہ / پی ڈی ایف
48	مجموعہ مسنون وظائف	48	طبع شدہ / پی ڈی ایف
49	عقیدہ ختم نبوت مع رفع ونزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	288	طبع شدہ / پی ڈی ایف
50	آفتابِ سُنّت	240	طبع شدہ / پی ڈی ایف
51	اَحیاءِ سُنّت	240	طبع شدہ / پی ڈی ایف
52	اِتّباعِ سُنّت	152	طبع شدہ / پی ڈی ایف
53	نمازِ مسنون مدلل مع مسنون دعائیں	96	طبع شدہ / پی ڈی ایف
54	احوالِ قیامت	136	طبع شدہ / پی ڈی ایف
55	سفر نامہ حرمین شریفین	18	طبع شدہ / پی ڈی ایف
56	معجزہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم	30	طبع شدہ / پی ڈی ایف
57	سورہ فاتحہ کی آیات	16	طبع شدہ / پی ڈی ایف
58	تاریخی روایات کی حقیقت	70	طبع شدہ / پی ڈی ایف
59	مودودی عقائد و نظریات	50	طبع شدہ / پی ڈی ایف
55-59	مجموعہ رسائلِ خمسہ 5	184	طبع شدہ / پی ڈی ایف
60	اکابر اہل السُنّت (حصہ اول)	416	طبع شدہ / پی ڈی ایف
61	اکابرِ اہل السُنّت (حصہ دوم)	336	طبع شدہ / پی ڈی ایف
62	اکابرِ اہل السُنّت (حصہ سوم)	128	طبع شدہ / پی ڈی ایف
61-62	اکابرِ اہل السُنّت (حصہ دوم و سوم)	464	طبع شدہ / پی ڈی ایف
63	دروس القرآن—قرآن آپ سے کیا کہتا ہے؟ ترجمہ و تفسیر سورۂ فاتحہ	192	طبع شدہ / پی ڈی ایف

خادم اہلسنّت عبدالوحید الحنفی حفظہ

سلسلہ نمبر	عنوان کتاب	صفحات	فارمیٹ
64	احکامِ قرآن—ترجمہ و تفسیر پارہ اوّل سورہ البقرہ	256	طبع شدہ / پی ڈی ایف
65	مجموعہ مسنون وظائف (پاکٹ سائز)	96	پی ڈی ایف / زیر طباعت
66	شجرہ مبارکہ (پاکٹ سائز)	120	پی ڈی ایف / زیر طباعت
67	سفر نامہ حرمین شریفین	144	پی ڈی ایف / زیر طباعت
68	سفر نامہ ہند	32	پی ڈی ایف / زیر طباعت
69	سفر نامہ پنجاب و سندھ	56	پی ڈی ایف / زیر طباعت
70	راہِ سُنّت—سُنّت و بِدعت کی پہچان	472	پی ڈی ایف / زیر طباعت
71	شریعت و طریقت کی اہمیت	32	پی ڈی ایف / زیر طباعت
72	فضیلت اسماءِ حُسنیٰ	32	پی ڈی ایف / زیر طباعت
73	تقویٰ کے ثمرات	48	پی ڈی ایف / زیر طباعت
74	تحفۂ وظائف	120	پی ڈی ایف / زیر طباعت
75	عروج وزوالِ اُمّت-عبرت ناک داستان (حصہ اوّل)	24	پی ڈی ایف / زیر طباعت

عبدالوحید الحنفی

www.alhanfi.com
Call/WhatsApp: +92-336-0551357

☆☆☆☆

خُدامِ اہلِ سُنّت کی دُعا

ازقلم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)

(۲ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ...... 6 فروری 1973ء)

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے — خلوص وصبر و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے

تیرے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں — رسولؐ اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں

وہ منوائیں نبیؐ کے چار یاروںؓ کی صداقت کو — ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ کی خلافت کو

صحابہؓ اور اہل بیتؓ سب کی شان سمجھائیں — وہ ازواجؓ نبی پاکؐ کی ہر شان منوائیں

حسنؓ کی اور حسینؓ کی پیروی بھی کر عطا ہم کو — تو اپنے اولیاء کی بھی محبت دے خدا ہم کو

صحابہؓ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا — انہوں نے کر دیا تھا روم و ایراں کو تہ و بالا

تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام لہرائیں — کسی میداں میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں

تیرے "کُن" کے اشارے سے ہو پاکستان کو حاصل — عروج و فتح و شوکت اور دیں کا غلبہ کامل

ہو آئینی تحفظ ملک میں ختم نبوت کو — مٹا دیں ہم تیری نصرت سے انگریزی نبوت کو

تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی — رسول پاکؐ کی عظمت، محبت اور اطاعت کی

ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہو جائے — تیری راہ میں ہر ایک سنی مسلمان وقف ہو جائے

تیری توفیق سے ہم اہل سنت کے رہیں خادم — ہمیشہ دین حق پر تیری رحمت سے رہیں قائم

نہیں مایوس تیری رحمت سے مظہرؔ ناداں
تیری نصرت ہو دنیا میں قیامت میں تیری رضواں

ـ الحمد للہ! تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ منظور ہو چکا ہے اور آئین پاکستان میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔

صداقت اہلسنّت والجماعت پر
محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

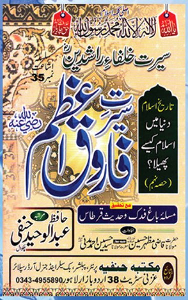

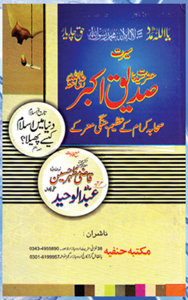

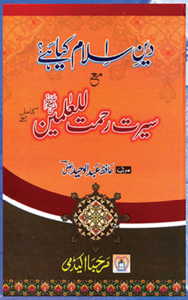

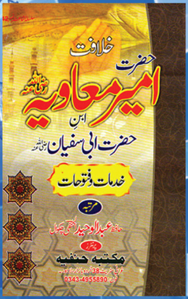

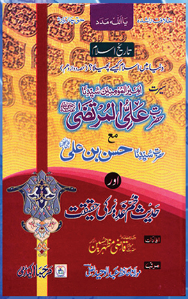

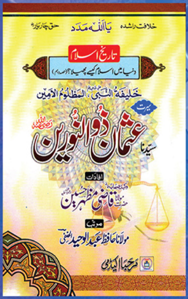

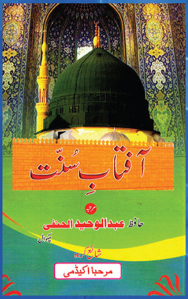

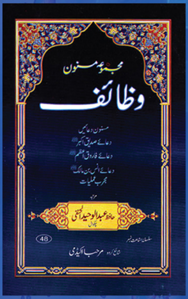

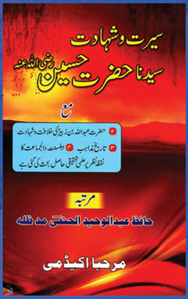

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ
کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وِزِٹ کریں:
www.alhanfi.com